احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 5 اپریل 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 5 اپریل 2003ء 2 صفر 1424 ہجری 5 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 74

چورن کی کیا ضرورت ہے

حضرت ابن عمرؓ کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتے تھے۔ایک دفعہ ایک شخص نے چورن پیش کیا۔آپ نے پوچھا اس کا کیا فائدہ ہے کہنے لگا اگر کھانا ہضم نہ ہوتا ہو تو اس سے ہضم ہو جاتا ہے فرمایا میں نے تو چار ماہ سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا مجھے اس کی کیا ضرورت ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 149)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''تداخل طعام درست نہیں ہے یعنی ایک کھانا کھایا پھر کچھ اور کھالیا پھر کچھ اور۔اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ سوء ہضم ہو کر ہیضہ یا قے یا کسی اور بیماری کی نوبت آئے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 81)

''حکیم لکھتے ہیں کہ ریاضت بدنی ادویہ کی مشق سے بہتر ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 290)

''ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو.........قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے......... (الرعد:18) یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے.........ہمدردی خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے تا کہ عمر دراز ہو''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 221)

''انسان کو لازم ہے کہ وہ (-) (لوگوں میں بہتر ہے وہ جو انہیں نفع پہنچاتا ہے) بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 353)

حضرت اقدس نے 14 جون 1902ء کی مجلس عرفان میں پان' حقہ' زردہ' تمباکو افیون وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں۔بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اس میں اب تک 87 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کیلئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں۔

1-پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی۔آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے۔
2-ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی
3-حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں۔

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے۔آمین (صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1980ء (1)

11 تا 13 جنوری غانا کا 54 واں جلسہ سالانہ 30 ہزار احباب کی شرکت۔

21 جنوری مدراس بھارت میں عالمی باکسر محمد علی کلے کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

25 تا 28 جنوری 13 واں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔ 20 ٹیموں نے حصہ لیا۔

10 فروری تا **8** مارچ حضور کا سفر سندھ

11 تا 14 فروری انڈونیشیا کی مجلس شوریٰ۔ اس موقع پر جزیرہ بالی میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس کا نام بیت سلیمان ہے۔

29 فروری تا **2** مارچ سیرالیون کا 30 واں جلسہ سالانہ۔ 30 افراد کا قبول احمدیت

7 مارچ حضور نے تحریک فرمائی کہ ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر حضرت مسیح موعود اور تفسیر صغیر موجود ہو۔

9 مارچ لائبیریا میں نخلہ کے مقام پر احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

10 مارچ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو مراکش کے شاہ حسن نے مراکش کی قومی اکیڈمی کی ممبر شپ دینے کا اعلان کیا۔

16,15 مارچ جماعت نائیجیریا کی 31 ویں مجلس مشاورت

16 مارچ جماعت لائبیریا کے صدر پرنس ایل کوبر کا انتقال۔ آپ قدیم ترین مقامی رکن تھے۔

16 مارچ جماعت نائیجیریا کے سیکرٹریٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

19 تا 21 مارچ چھٹا گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد ہوا۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

20 مارچ انڈونیشیا کے مربی مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کا ربوہ میں انتقال

21,20 مارچ قرطبہ میں ''دین کی بنیادی تعلیمات'' کے موضوع پر کانفرنس۔

21 تا 23 مارچ نائیجیریا میں قرآن کریم کے تراجم کی آٹھویں سالانہ نمائش۔

23 مارچ میجر افضر احمد شہید کو حکومت پاکستان نے تمغہ بسالت کا اعزاز دیا۔ وہ ایک طیارے کے حادثہ میں شہید ہوئے۔

28 تا 30 مارچ جماعت کی 61 ویں مجلس مشاورت۔ حضور افتتاح کے بعد ناسازی طبع کی وجہ سے زیادہ وقت ایوان محمود سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف فرما رہے اور پھر اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کے لئے خصوصی انعامات کا اعلان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر بچہ جو کسی جماعت کا امتحان دے مجھے خط لکھے میں اس کیلئے خاص دعا کروں گا۔ اور اس کو جواب دوں گا۔

4 تا 6 اپریل گیمبیا کا چھٹا جلسہ سالانہ۔ 5 اپریل کو لجنہ گیمبیا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ 75 خواتین کی شرکت۔

7 تا 12 اپریل ناصرات الاحمدیہ برطانیہ کی تربیتی کلاس۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 249)

اطاعت امام کا مثالی نمونہ اور اس کے انقلابی اثرات

''اخبار الفضل'' قادیان 23 مئی 1941ء نے صفحہ 3 پر مبشر بلاد عربیہ و غربیہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے والد ماجد اور مسیح موعود کے رفیق خاص حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی کے وصال پر حسب ذیل واقعہ سپرد اشاعت کیا:-

''ضلع گورداسپور کی بہت سی جماعتوں کی ترقی اور تربیت میں آپ کا بڑا حصہ ہے خصوصاً ہماری جماعت (موضع ہرسیاں) جو حضرت میاں صاحب کے گاؤں سے صرف دو میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ آپ ہی کی (دعوت الی اللہ) اور تربیت کا نتیجہ ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود کی فرمانبرداری اور اطاعت کا مجسم نمونہ تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں دو تین غیر احمدی مولوی موضع ہرسیاں میں آ گئے۔ اور انہوں نے حضور کے خلاف بدزبانی شروع کر دی۔ ہرسیاں میں اس وقت صرف دو تین ہی احمدی تھے۔ یہ لوگ میاں صاحب کو بلانے آئے۔ کہ چل کر ان غیر احمدی مولویوں سے بحث کریں۔ میاں صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مناظرہ کے لئے اجازت مانگی جس پر حضور نے فرمایا۔ ''بحث کرنے کی اجازت نہیں''۔ یہ سن کر میاں صاحب ہرسیاں کے احمدی احباب کے ساتھ ہرسیاں چلے آئے۔ مگر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا آخر جب ان مولویوں نے یہ کہہ کر تنگ کرنا شروع کیا۔ کہ مناظرہ کرنے کی جرأت نہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام حالات عرض کرنے کے بعد مناظرہ کی اجازت مانگی۔ اس پر حضور نے پھر یہی فرمایا۔ ''مناظرہ کرنے کی اجازت نہیں۔'' میاں صاحب فرمایا کرتے۔ ہم نے گاؤں سے باہر سارا دن گزارا۔ مگر مناظرہ سے انکار کر دیا۔ گو مخالف جو منہ میں آیا کہتے رہے۔ آخر حضرت مسیح موعود کے اس فرمان کا یہ اثر ہوا۔ کہ چند غیر احمدی شرفاء نے ان مولویوں کو ان کی بدزبانی کی وجہ سے خود گاؤں سے نکال دیا۔ اور دوسرے تیسرے دن **جمعہ کی نماز کے لئے 15، 16 آدمی قادیان گئے۔ تا یہ دیکھیں کہ جس شخص کو یہ مولوی برا کہتے ہیں۔ وہ واقعی ایسا ہے؟ سب کے سب دوست جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت کے لئے عرض کیا۔ اس طرح وہ لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔''**

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجامکار

مجدد صدی سیزدھم کے مرید
چودھویں صدی کے امام کی خدمت میں

سلسلہ احمدیہ کے اکابر علماء و صوفیاء میں حضرت حافظ روشن علی صاحب (متوفی 23 جون 1929ء) ایک مثالی شخصیت کے حامل تھے آپ کا بیان ہے کہ:-

''جب میں شروع شروع میں قادیان آیا تو اس کے چند دن بعد ایک بڑا معمر شخص بھی یہاں آیا تھا۔ یہ شخص حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مریدوں میں سے تھا۔ اور بیان کرتا تھا کہ میں سید صاحب مرحوم کے ساتھ حج میں ہمرکاب تھا اور ان کے جنگوں میں بھی ان کے ساتھ رہا تھا اور اپنی عمر قریباً سوا سو سال کی بتاتا تھا۔ قادیان میں آ کر اس نے حضرت صاحب کی بیعت کی یہ شخص دیندار تہجد گذار تھا اور باوجود اس پیرانہ سالی کے بڑا مستعد تھا۔ دو چار دن کے بعد وہ قادیان سے واپس جانے لگا۔ اور حضرت صاحب سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا۔ کہ آپ اتنی جلدی کیوں جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ اور قیام کریں۔ اس نے کہا میں حضور کے واسطے موجب تکلیف نہیں بننا چاہتا حضرت صاحب نے فرمایا ہمیں خدا کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں آپ ٹھہریں ہم سب انتظام کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ یہاں ڈیڑھ دو ماہ ٹھہرا اور پھر چلا گیا ایک دفعہ دوبارہ بھی وہ قادیان آیا تھا اور پھر اس کے بعد فوت ہو گیا''

سلسلہ احمدیہ کے فرشتہ خصلت بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب (وفات 13 نومبر 1947ء) فرماتے ہیں:-

''میں نے بھی اس شخص کو دیکھا ہے اس کا چھوٹا قد تھا اور وہ بہت معمر آدمی تھا اور اس کے بدن پر زخموں کے نشانات تھے اور اس نے حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کو صلوٰۃ خوف کے عملی طریقے بتائے تھے۔ اور بتایا تھا کہ کس طرح ہم سید صاحب کے ساتھ لڑائی کے وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول نے ایک دفعہ درس کے وقت فرمایا تھا کہ میں نے ان سے صلوٰۃ خوف کے عملی طریقے سیکھے ہیں''۔

دو صدیوں کو پانے اور دونوں صدیوں کے اماموں کی بیعت کا اعزاز حاصل کرنے والے یہ یگانہ روزگار بزرگ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی تحقیق کے مطابق چونڈہ ضلع امرتسر کے باشندے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 141-142 طبع دوم 1935ء)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شخصیت کے بعض اہم گوشے

خلافت سے وفاداری اور جماعت میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنا آپ کا خاص کارنامہ تھا

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ امریکہ

قسط دوم آخر

کارکنان سلسلہ کی عزت و حوصلہ افزائی

آپ جب بھی تقریر کرتے آخر میں کارکنان سلسلہ کے لئے ضرور دعا کی تحریک کرتے آپ کے گھر کوئی کارکن ملنے جاتا تو اس کی عزت و تکریم کے علاوہ تواضع بھی کرتے پاکستان سے آئے ہوئے مجھے ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا تھا۔ 1988ء کی مجلس شوریٰ نیوجرسی میں ہو رہی تھی۔ اس وقت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر تھے۔ شام کو پہلے اجلاس میں سب کمیٹیوں کا تقرر ہوا۔ آپ فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ کسی نے میرا نام فنانس سب کمیٹی کے لئے لکھوایا۔ حالانکہ مجھے تو کوئی تجربہ بھی نہ تھا جب فنانس سب کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا تو محترم میاں صاحب صدارت کر رہے تھے اور آپ کے ساتھ سیکرٹری فنانس بیٹھے تھے۔ میں دیگر ممبران کے ساتھ سامنے بیٹھا تھا۔ آپ نے مجھے اسی وقت بلا کر اپنے ساتھ دوسری طرف بٹھا لیا۔ یہ آپ کی عین نوازش اور مہربانی تھی۔

واشنگٹن آنے سے قبل خاکسار ڈیٹن اور ہیوسٹن میں تھا۔ عید کے موقع پر خاکسار آپ کی خدمت میں عید مبارک کا خط لکھتا تو آپ جواب دیتے، نہ صرف یہ کہ اپنے ہاتھ سے خط لکھتے بلکہ اپنے خط میں حوصلہ افزائی بھی کرتے کہ آپ کا کام ٹھیک ہے۔ اور دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مزید کی توفیق دے۔ آمین۔

نماز جمعہ کے لئے تشریف لاتے تو بڑی خاموشی کے ساتھ آ کر کرسی پر بیٹھ جاتے دوران خطبہ آپ نے کبھی اوپر نگاہ کر کے نہیں دیکھا۔ آپ نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیا خطبہ دیا۔ یا تمہاری انگریزی ٹھیک نہیں تھی۔ یا تم نے آج یہ یہ غلطیاں کی ہیں وغیرہ کبھی بھی آج تک ایک لفظ بھی محترم میاں صاحب نے نہیں کہا اگر کبھی کہا بھی تو صرف یہ کہا آج تمہاری تقریر بہت اچھی تھی یا آج تمہارا خطبہ بہت اچھا تھا۔ تقریر کی پسندیدگی کا اظہار دوستوں کے پاس کرتے۔ الحمد للہ سال 2000ء میں رمضان المبارک کے ابتداء میں نماز عشاء کے وقت خاکسار کا گلا بیٹھ گیا اور آواز نکلنی مشکل ہو گئی اور ہوتے ہوتے آواز بالکل ختم ہو کر رہ گئی اس دن نماز تراویح بھی نہ پڑھا سکا اور یہ کیفیت 3 ماہ تک جاری رہی۔ آپ نے ایک مرتبہ بھی قولاً یا فعلاً یا اشارۃً بھی احساس نہ ہونے دیا بلکہ ہمیشہ یہی فرماتے کہ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو گا علاج جاری رکھیں اور میری خیریت دریافت کرتے رہتے۔

میرے والد صاحب کا بھی آنکھوں کا آپریشن ہوا تو گھر بار بار فون کرتے اور خیریت دریافت کرتے۔

ایک دفعہ میری طبیعت خراب تھی۔ میں دفتر نہ گیا۔ آپ نے دفتر کسی کام کے لئے فون کیا تو میاں صاحب کو پتہ لگا کہ میری طبیعت خراب ہے۔ اسی وقت گھر فون کیا اور میری خیریت دریافت کرنے کے بعد فرمایا کہ مجھے دفتر سے پتہ چلا ہے کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ پورا آرام کرو۔ طبیعت ٹھیک ہونے پر دفتر جانا۔ صرف تمہاری طبیعت پتہ کرنے کے لئے فون کیا ہے۔

شروع شروع کی بات ہے مکرم ظفر احمد صاحب سرور بیت فضل واشنگٹن میں مربی تھے اور آپ کے ساتھ کام کرتے تھے۔ انہیں پاکستان چھٹی پر جانا تھا۔ محترم امیر صاحب نے ظفر صاحب کی غیر حاضری میں مجھے اپنے ساتھ کام کرنے کے لئے بلا لیا۔ ان دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ باقاعدگی سے دفتر تشریف لاتے۔ ایک دفعہ دفتر آئے کام کیا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مجھے آواز دی کہ مجھے گھر چھوڑ آؤ۔ میری اس وقت فیملی ساتھ نہ تھی۔ دوپہر کا وقت تھا میں آٹا گوندھ رہا تھا تا کہ کھانا تیار کر سکوں۔ میں نے بتایا کہ کھانا تیار کر رہاں ہوں۔ تھوڑی دیر میں چلتے ہیں کہنے لگے کہ ٹھیک ہے۔ ابھی 2 منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ پھر آواز دی کہ ابھی چھوڑ آؤ۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ کو گھر لے آیا۔ واپسی کی اجازت چاہی تو فرمانے لگے کہ نہیں اندر آؤ ہمارے آنے سے پہلے کھانا لگ چکا تھا۔ میں نے کھانا کھایا۔ آپ نے بھی ساتھ ہی کھانا کھایا دوبارہ واپسی کی اجازت چاہی تو روک لیا۔ اتنے میں بی بی امۃ الجمیل صاحبہ کم و بیش ایک ہفتہ کا کھانا ڈبوں میں بند کر کے لے آئیں اور آپ نے کمال محبت اور شفقت سے فرمایا کہ یہ ساتھ لے جاؤ۔

راستہ میں آپ نے مجھے یہ بالکل نہیں بتایا کہ میں نے گھر کھانے کا انتظام کرا دیا ہے۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر افسر جلسہ سالانہ نے اپنے نائبین کا تقرر کیا۔ ایک نائب کے نیچے خاکسار کو بطور ناظم رکھ دیا۔ آپ نے فوراً افسر صاحب جلسہ کو توجہ دلائی کہ ان کو تو نائب افسران میں رکھنا چاہئے تھا نہ کہ ان کے ماتحت۔

احباب کی خوشیوں میں شرکت

آپ کی رہائش پوٹامک (Potomac) واشنگٹن کے علاقہ میں تھی۔ آپ کے گھر سے بیت الرحمٰن قریباً 45 منٹ کی Drive پر ہے۔ فاصلے بھی بہت زیادہ ہیں۔ تاہم دوستوں کی خواہش ہوتی تھی کہ آپ ان کے بچوں کی شادیوں میں شامل ہوں۔ باوجود بیماری کے کوشش کر کے جاتے اور بیگم صاحبہ بھی ساتھ ہوتیں۔ تحفہ تحائف بھی دیتے۔ اگر آپ بیماری کی وجہ سے نہ جا سکتے تو پھر مبارکباد کا خط ضرور لکھواتے۔

چند دن ہوئے مجھے ظاہر مصطفیٰ صاحب نے بتایا کہ ہمارے فنانس کے دفتر میں مکرم رشید احمد صابر صاحب کام کرتے ہیں بڑے مخلص کارکن ہیں ان کے بیٹے کی شادی تھی لیکن میاں صاحب بیماری کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ لیکن ساتھ ہی بتایا کہ میاں صاحب نے کہا تھا کہ ان کو گھر دعوت پر بلانا ہے کیونکہ میں شادی میں شرکت نہیں کر سکا۔ چنانچہ ان کی دعوت میاں صاحب کی وفات کے بعد برادرم ظاہر احمد صاحب نے کی۔

خاکسار کے بلانے پر بھی کئی مرتبہ مع اہل خانہ دلداری کے لئے تشریف لاتے اور دوستوں کے ساتھ بے تکلفی سے باتیں کرتے۔

ایک شادی کا موقع تھا۔ میں آپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ مجھ سے آپ نے کسی کے بارے میں پوچھا۔ میں نے عرض کی کہ اس بات کا جواب ایک شعر میں دیتا ہوں۔ کہنے لگے سنائیں۔ میں نے سنایا۔

کچھ ان کو بھی تو پاس ہو ارباب عشق کا
یہ کیا کہ ہم ہی آتش غم میں جلا کریں

آپ نے سنا مسکرائے اور بات کی تہہ تک پہنچ گئے۔ بات کی تہہ تک پہنچنے کا خاص ملکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہوا تھا۔ آپ کی وفات پر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کو فون کیا۔ مکرم چوہدری صاحب نے انا للہ کے فوراً بعد کہا کہ آپ کے ساتھ مجھے بھی کام کرنے کا موقع ملا جب حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی کے لئے کمیٹی بنائی تھی۔ آپ اس کے چیئرمین تھے۔ آپ بات کی تہہ تک فوراً پہنچ جاتے تھے یہ آپ کا بہت کمال تھا۔

آپ کی وفات پر ہر شخص کو آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ آپ کے خادم محمد صدیق جو گھر میں کام کرتے تھے نے آپ کی بہت خدمت کی وہ روتے جاتے اور کہتے جاتے تھے کہ میاں صاحب بہت عظیم شخصیت تھے، بہت صاف دل تھے۔

مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب کو ایک بار کسی نے پوچھا کہ آپ اب یہاں واشنگٹن اتنا نہیں آتے۔ جتنا پہلے آتے تھے کہنے لگے کہ اب وہ پیاری ہستی نہیں رہی جو ہم سے پیار کرتی تھی اور ہم سے بے تکلف تھی۔ ایک دوست کہنے لگے کہ حضرت میاں صاحب بہت نافع الناس وجود تھے۔ آپ نے لوگوں کو فائدہ ہی پہنچایا ہے تکلیف نہیں پہنچائی۔

ملک مبارک احمد صاحب (فنانس سیکرٹری) نے مجلس عاملہ کی میٹنگ میں فنانس کی رپورٹ پیش کرنے سے قبل کہا کہ میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ رپورٹ پیش کرنے سے قبل محترم میاں صاحب کے بارے میں کچھ کہوں۔ مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے کا بہت لمبا موقع ملا ہے آپ میں بہت سی صفات و خصوصیات تھیں جن میں سے سرفہرست خلافت کے ساتھ آپ کی محبت اور اطاعت تھی۔ اگر کسی نے خلافت کی اطاعت سیکھنی ہے تو حضرت میاں صاحب سے سیکھے۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے کسی معاملہ میں کوئی قدم نہ اٹھاتے تھے جب تک حضور ایدہ اللہ سے مشورہ اور اجازت نہ لے لیتے۔

مکرم ملک صاحب نے مزید بتایا کہ جماعتی فنڈ خرچ کرنے میں بھی میاں صاحب بہت محتاط تھے آپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے کہ ہمیں جماعت کی رقم اپنی رقم سے بھی زیادہ احتیاط کے ساتھ خرچ کرنی چاہئے۔ لیکن غریب اور نادار لوگوں کی مدد کرنے کے لئے بھی آپ تیار رہتے تھے۔ دو موقعوں پر آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا تھا۔ ایک وہ جب سالانہ بجٹ تیار ہو کر آپ کے پاس آتا اور دوسرے جب سال کے اختتام پر بجٹ دیکھتے۔ جماعت کی مالی وسعت سے آپ کو ہمیشہ خوشی ہوتی تھی۔

مکرم ملک سعید صاحب جو جماعت میری لینڈ کے سیکرٹری مال ہیں ان کے دو بچوں کی شادی میں محترم میاں صاحب نے شرکت کی جس پر وہ بہت خوش تھے۔ شادی کے موقع پر انہوں نے اعلان کیا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے بچوں کی شادی میں محترم میاں صاحب نے مع بیگم صاحبہ شرکت کی۔

ایک دوست مکرم برادر پیر احمد آف میری لینڈ نے محترم امیر صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مجھے لکھا کہ محترم امیر صاحب نہایت سادہ اور حلیم شخصیت کے مالک تھے۔ جب بھی ان سے بات کرنے کا موقع ملا انہیں جماعتی امور کے بارے میں حیران کن حد تک باخبر پایا۔ وہ علم کا ایک سمندر تھے اور اپنے دل کی بات دوسروں تک پہنچانے میں انہیں کمال حاصل تھا۔

افرو امریکن دوستوں سے پیار اور محبت اور ان کی دلداری اور مالی معاونت میں خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ فرماتے کہ افرو امریکن دوستوں کو جماعتی کاموں میں آگے آنا چاہئے۔ مجلس عاملہ میں بھی افرو امریکن دوستوں کو خود نامزد کر کے حضور سے ان کی اجازت لیتے تھے تا کہ وہ جماعتی کاموں میں شامل رہ کر تجربہ حاصل کریں۔ محبت کے ساتھ عاملہ میں ان کی باتیں اور تجاویز سنتے اور ہر ممکن ان کی حوصلہ افزائی فرماتے برادرم احمد حلیم صاحب جو 30 سال پہلے احمدی ہوئے واشنگٹن میں ہوتے ہیں اور واشنگٹن جماعت کے صدر ہیں نے بتایا کہ محترم امیر صاحب ہمیشہ جماعت کی مالی، روحانی اور خلاقی ترقی کے لئے سوچتے رہتے تھے اور اس کے مطابق پلان بناتے تھے۔

آپ بہت سادہ زندگی گزارتے تھے گھر سے دفتر تشریف لاتے تو کھانا ساتھ لاتے کھانے میں عموماً سینڈوچ ہوتا تھا۔ دفتر میں جو بھی ساتھ ہوتا اسے کھانے میں شامل کرتے کیلا بھی پسند تھا وہ بھی کھانے میں ساتھ لے کر آتے۔

میں نے بھی اور بھی کئی دوستوں نے عندالملاقات عرض کی کہ آپ اپنی زندگی کے اہم واقعات تحریر میں لائیں۔ کیونکہ آپ کو قومی، ملکی اور جماعتی سطح پر بہت اہم کام کرنے کے مواقع ملے ہیں۔ بس ہاں کہہ کر چپ ہو جاتے۔ اگر کوئی انٹرویو لینے آ ہی گیا تو اسے کچھ واقعات سنا دیتے تھے۔

ایک دفعہ رمضان المبارک کے آخری دن جب اختتامی دعا ہونی تھی۔ ہم نے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن لگایا۔ پھر خاکسار نے محترم میاں صاحب سے درخواست کرنی تھی کہ وہ دعا کرا دیں۔ خاکسار نے محراب کے پاس کرسی رکھ دی تا کہ آپ اس پر بیٹھ کر دعا کرا دیں۔ آپ جس وقت بیت الذکر میں تشریف لائے اس وقت درس قرآن جاری تھا۔ آپ احتراماً نیچے ہی بیٹھ گئے۔ درس کے اختتام پر خاکسار نے عرض کی کہ آگے چلیں اور کرسی پر بیٹھ کر دعا کرا دیں کہنے لگے کہ نہیں اور وہیں پیچھے بیٹھے بیٹھے ہی دعا کرا دی۔

رمضان المبارک میں یہاں بیت الرحمٰن میں دوستوں کی تجویز تھی کہ افطاری کا بندوبست ہونا چاہئے۔ مگر نہ مانے۔ آپ کی دلیل یہ تھی کہ رمضان کا مہینہ تو عبادت کا مہینہ ہے۔ اکٹھا کھانا کھانے اور افطاریوں سے سوشل تعلقات کا اندیشہ ہے اور یہ مہینہ سوشل تعلقات کا نہیں بلکہ عبادت کا ہے۔ مجھے بھی معلوم ہوا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ آپ کی یہ بات درست ہے کہ رمضان سوشل تعلقات کا مہینہ نہیں ہے لیکن دوسری طرف ایک اور بات بھی ہے کہ ہم اگر یہ نہ کریں تو بیت الذکر آباد نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ لوگوں کے گھر اتنی دور ہیں کہ ان کے لئے گھروں میں افطاری کر کے پھر بیت الذکر آنا مشکل ہے۔ درس قرآن کے بعد وہ کیسے گھر چلے جائیں اور پھر واپس آ کر نماز مغرب وعشاء اور تراویح میں شامل ہوں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب مان گئے اور اس طرح آپ نے بیت الذکر کی آبادی کے لئے یہ تجویز مان لی بیت الذکر آباد ہونے پر بہت خوش ہوتے تھے۔ اظہار بھی کرتے تھے اور پوچھتے بھی تھے کہ کتنے نمازی بیت الذکر میں نماز پڑھنے آ جاتے ہیں اور کیا کیا کوشش ہو رہی ہے۔

بیت الرحمٰن میں اعتکاف

بیت الرحمٰن خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک ہے رمضان المبارک میں جہاں افطاری کا ذکر کر چکا ہوں وہاں اعتکاف کے بارے میں بھی بتاتا چلوں۔ خاکسار کو خیال آیا کہ بیت الذکر میں اعتکاف بھی ہونا چاہئے۔ غالباً 1997ء کا سال تھا۔ میں نے محترم میاں صاحب سے اعتکاف کی اجازت چاہی۔ آپ نے ازراہ شفقت اجازت دے دی۔ اس سال میں نے اکیلے ہی اعتکاف کیا۔ اگلے سال میں نے جماعت کے چند لوگوں کو انفرادی طور پر تحریک کی۔ 4/5 دوست اعتکاف کے لئے تیار ہو گئے۔ بہت خوش ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال 18/20 کے درمیان مرد و خواتین بیت الرحمٰن میں اعتکاف کرتے ہیں۔ الحمدللہ۔ بلکہ نوجوان، بچے اور بچیاں بھی جن کو سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے کے لئے جانا ہوتا ہے وہ بھی شوق کے ساتھ اعتکاف کرتے ہیں۔ اس طرح نئی نسل کے اندر مذہب سے دلچسپی کا دیکھ کر آپ کو بہت خوشی ہوتی۔ نئی نسل کی بات ہوئی ہے تو آپ ہمیشہ مجھے بلا کر نصیحت کرتے کہ نئی نسل کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال ہونا چاہئے۔

میں ہیوسٹن (Houston) میں تھا۔ خدام و اطفال کو اجتماع کے لئے ساتھ لے کر آیا۔ میاں صاحب بیماری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ میں نے بذریعہ فون اجازت چاہی کہ ہم 1500 میل دور سے آئے ہیں۔ خدام و اطفال ساتھ ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ گھر آ جائیں۔ میں سب کو لے کر آپ کے گھر چلا گیا قریباً ہم 15 لوگ تھے۔ سب کے لئے مہمان نوازی کی ہوئی تھی۔ ڈائننگ ٹیبل پر ہم سب کو بٹھا لیا۔ بڑے بے تکلف ماحول میں باتیں کیں۔ ہر ایک کا حال پوچھا۔ خاندانی تعارف پوچھا اور پھر اجازت لے کر ہم واپس آئے۔ سب بچے خوش تھے کہ ہمیں میاں صاحب سے ملاقات کا موقع ملا۔

جو دوست آپ کو فون کرتے کہ ہم نے ملنا ہے۔ آپ انہیں وقت دیتے اور گھر بلا لیتے۔ پھر وقت سے پہلے تیار ہو کر بیٹھ جاتے اور انتظار کرتے۔ اگر کبھی اپنی بیماری کی وجہ سے پروگرام کینسل کرنا پڑتا تو وقت سے بہت پہلے دفتر فون کر کے کہتے کہ مجھے فلاں نے ملنے آنا تھا۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے معذرت کر دیں اور پھر دوبارہ آ جائیں اور پھر دوبارہ فون کر کے پوچھتے کہ ان صاحب کو اطلاع کر دی گئی تھی یا نہیں۔

جلسے اور اجتماعات وغیرہ وقت پر شروع کراتے لیکن اگر کسی نے کوئی جائز بات بتا دی جس کی وجہ سے لوگ وقت پر نہیں پہنچ پا رہے تو فرماتے کہ چلو 10/15 منٹ اور انتظار کر لیں۔ عیدین کے موقع پر اکثر ایسا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ آپ کے فیض کو جاری رکھے اور ان کی تمناؤں اور امریکہ کے بارہ میں خواہشات کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

رپورٹ: نسیم احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 53 واں جلسہ سالانہ

ہزاروں احمدیوں سمیت چار ہزار سے زائد نومبایعین شامل ہوئے

دعوتی سیمینار

26 دسمبر صبح دس بجے دعوتی سیمینار کا افتتاح ہوا۔ مکرم ایم اے سلمان صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور رپورٹ سنائی۔ بعدہٗ مکرم الحاج ایم محمد بیشانو صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے خطاب فرمایا۔

اسی طرح مربیان سلسلہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعوت الی اللہ کو تیز کرنے کے لئے مختلف مشورے دئے۔ تمام سرکٹ کو بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔

اسی طرح جلسے سے دو ہفتہ قبل نومبائع داعیین الی اللہ کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے چالیس نومبائع داعیان نے شرکت کی۔

اسی روز شام چھ بجے جلسہ سالانہ کے لئے ڈیوٹیوں کا افتتاح بھی ہوا اور مکرم امیر صاحب نے منتظمین کو جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی تلقین فرمائی۔ اس موقع پر جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے چار بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے۔

27 دسمبر

جمعۃ المبارک کے روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم امتیاز احمد صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ نماز جمعہ مکرم عبدالخالق نیر صاحب مربی انچارج نائیجیریا نے پڑھائی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی غرض وغایت بیان کی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ براہ راست لندن سے سنا گیا۔

جلسہ کے آغاز سے پہلے مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ الارو کے چیف Oba Samuel Adekannbi Tella نے نائیجیریا کا قومی جھنڈا لہرایا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس شام چار بجے مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنا افتتاحی خطاب کیا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے خطاب کیا۔ کھانے کے بعد رات کو مجلس سوال و جواب ہوئی۔

28 دسمبر

نماز تہجد کے ساتھ آغاز ہوا اور نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ دوسرا اجلاس مکرم عبدالخالق صاحب مشنری انچارج نائیجیریا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی اوگون سٹیٹ کے کمشنر آف ہیلتھ الحاج Ishaq A Popoola تھے۔

پہلی تقریر مکرم عبدالرشید اگبولا صاحب نے کی دوسری تقریر الحاج دورا مولا صاحب کی تھی جس کا موضوع ''خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' تھا۔ تیسری تقریر ڈاکٹر ایم۔ اے فاشولا صاحب کی تھی اس اجلاس میں چار امام اور لیگوس کے مشہور دینی مرکز کے مدیر اعلیٰ شیخ حبیب اللہ آدم صاحب نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ دیگر معزز احباب نے بھی شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم شیخ حبیب اللہ آدم صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ پیار اور محبت کا نمونہ دکھایا ہے۔ اور ہم ان کے پروگراموں میں خوشی سے شامل ہوتے ہیں۔ اجلاس کے اختتام پر مہمانوں کو نمائش دکھائی گئی جس میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت Maulvi Z.T.Ayyuba Sahib منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک تقریر Dr Saeed Timehin Sahib نے بعنوان ''آنحضرت ﷺ کی سادہ زندگی'' پر کی۔ دوسری تقریر وصیت کے موضوع پر مکرم زیڈ اے جنید صاحب سیکرٹری وصایا نے کی۔

اسی دوران مکرم امیر صاحب نے مستورات کے جلسہ میں خطاب فرمایا۔ شام کے وقت امیر صاحب کی زیر صدارت مربیان سلسلہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ رات کے وقت ایم ٹی اے کے مختلف پروگرام دکھائے جاتے رہے۔

باقی صفحہ 6 پر

نسیم احمد باجوہ ۔ ریجنل مربی نارتھ ایسٹ برطانیہ

احمدیہ مشن آئرلینڈ کی تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دور خلافت کے ابتدائی ایام میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج یو کے کو ہدایت فرمائی کہ یو کے جماعت صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت آئرلینڈ میں باقاعدہ نظام جماعت کے قیام کی کوشش کرے۔ چنانچہ 1983ء میں مجلس عاملہ یو کے کے ایک خصوصی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل کے لئے ایک وفد آئرلینڈ بھجوایا جائے جو حالات کا جائزہ لے کر آئرلینڈ کے دارالخلافہ ڈبلن میں مشن ہاؤس قائم کرنے کے متعلق رپورٹ پیش کرے۔ اس غرض کے لئے مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب جنرل سیکرٹری یو کے کو امیر وفد مقرر کیا گیا اور خاکسار نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ کو ان کے ہمراہ جانے کا ارشاد ہوا۔

ہم دونوں بذریعہ ریل لندن سے Holy head گئے اور پھر بذریعہ فیری ڈبلن پہنچے جہاں ایک Bead & breakfast میں دو تین روز قیام کیا۔ سارا دن مختلف Estate agents سے مل کر موزوں عمارات دیکھتے اور اپنی رپورٹ تیار کرتے جاتے۔ ڈبلن میں ایک مسجد چھوٹے سے مکان میں تھی وہ بھی دیکھی۔ زیادہ تر مودودی صاحب کی کتابیں دکھائی دیں۔ ایک چرچ کو مسجد میں تبدیل کیا جا رہا تھا، وہ بھی دیکھا۔ کونسل کے بعض افسران سے مل کر پلاننگ پرمیشن کے متعلق بھی معلومات حاصل کیں۔ بہت سے غیر احمدی تاجروں سے بھی ملاقاتیں کیں اور ان سے بھی معلومات حاصل کیں۔ واپسی پر B&B کے مالک کو بہت سی جماعتی کتب بطور تحفہ دیں کہ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے مہمانوں کو بھی دیکھنے کا موقع دیں۔

لندن واپس آ کر وفد نے اپنی مکمل رپورٹ تیار کر کے مکرم امیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دی جو بعد ازاں مرکز ربوہ بھیج دی گئی۔ اس سفر میں آئرلینڈ میں احمدیت کی ترقی کے لئے خصوصیت سے دعائیں بھی کی گئیں۔ قبل ازیں 1975ء میں مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب کے بیٹے اور داماد مکرم محمد حنیف اور ان کی فیملیاں اور ایک بھانجے راجہ صاحب گالوے شہر میں سکونت پذیر ہو چکے تھے اور اس طرح احمدیت کا پودا 1975ء میں آئرلینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگ چکا تھا۔

1985ء میں جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب اس وقت برمنگھم جماعت کے صدر ہیں۔

1988ء میں خاکسار کا تبادلہ کرائیڈن سے گلاسگو ہوا اور خاکسار کے سپرد سکاٹ لینڈ ریجن کے علاوہ آئرلینڈ بھی کر دیا گیا۔ چنانچہ اس عرصہ کے دوران خاکسار مع فیملی بذریعہ کار و فیری گلاسگو سے ڈبلن ہوتے ہوئے گالوے گیا۔ اس وقت مکرم محمد حنیف صاحب صدر جماعت تھے، ان کے گھر ایک دن قیام کیا اور دوستوں سے ملاقاتیں کیں اور بیت کی تعمیر کے لئے بھی دعائیں کی گئیں۔

1989ء میں گالوے میں مرکز دعوت الی اللہ کے قیام کے لئے ایک مکان خریدا گیا جو ابھی تک جماعت کے پاس ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی دوسری صدی کا دوسرا خطبہ بتاریخ 31 مارچ 1989ء کو گالوے کے اسی مرکز میں ارشاد فرمایا اور اس طرح اس مرکز کا باقاعدہ افتتاح بھی عمل میں آ گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئرلینڈ میں اپنے قیام کے دوران ڈبلن کے ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا اور گالوے میں ایک اخبار کو انٹرویو بھی دیا، اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئرلینڈ میں پہلی دفعہ وسیع پیمانے پر اخبارات میں احمدیت کا تذکرہ ہوا۔ مشن ہاؤس کے قیام کے ساتھ ہی مربی کے طور پر مکرم رشید احمد ارشد صاحب کو مقرر کیا گیا جو اپنے فرائض احسن طور پر ادا کرتے رہے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کا ویزا ختم ہو جانے کی وجہ سے انہیں انگلینڈ آنا پڑا۔ آج کل وہ چینی ڈیسک میں اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

1998ء میں مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے نے آئرلینڈ کا دورہ کیا اور جماعت کو از سر نو منظم کر کے مکرم ڈاکٹر سلیم شاہد صاحب کو صدر جماعت مقرر کیا۔ 1999ء میں مکرم امیر صاحب یو کے کی ہدایت کے مطابق خاکسار نے سیکرٹری دعوت الی اللہ یو کے کے طور پر آئرلینڈ کا دورہ کیا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم سید رحیل زکریا صاحب اور مکرم نسیم شاہ صاحب بھی تھے۔ ہم نے مکرم ڈاکٹر سلیم شاہد صاحب صدر جماعت کے گھر قیام کیا اور جماعت کا باقاعدہ اجلاس بلا کر احباب کو دعوت الی اللہ کے متعلق ضروری ہدایات دیں اور کام کا جائزہ لیا۔ یکم جنوری کا جمعہ گالوے مرکز میں ہی ادا کیا گیا۔ اس دوران lmerick شہر میں ایک سٹال بھی لگایا گیا، جس کے ذریعہ دلچسپی رکھنے والے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ ایک آئرش خاتون نے اتنی دلچسپی لی کہ سب کی سب کتابیں خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس خاتون نے بعد میں گھر جا کر فون کیا اور کہا کہ مجھے دین کے متعلق معلومات حاصل کر کے اور آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ وہاں ایک آئرش نوجوان نے قرآن کریم پڑھنے کی خواہش بھی ظاہر کی اور اسے قرآن کریم بطور تحفہ دیا گیا۔

1999ء میں ایک دفعہ پھر خاکسار نے بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ یو کے آئرلینڈ جماعت کا دورہ کیا۔ مکرم سلیم شاہد صاحب صدر جماعت کے گھر تمام احباب و خواتین جمع ہوئے اور فیضان نبوت پر ایک تعلیمی سیمینار منعقد ہوا جس میں احباب کے سامنے اس مسئلہ کے مختلف پہلو تفصیل سے پیش کیے گئے۔ اس سفر میں مکرم سید رحیل زکریا صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری دعوت الی اللہ یو کے بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ اس سفر کے دوران ڈبلن سٹی سینٹر میں ایک دعوت الی اللہ سٹال بھی لگایا گیا۔

2001ء میں مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت یو کے نے مع فیملی آئرلینڈ کا دورہ کیا۔ اس سفر میں مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو کے (آج کل مشنری انچارج آئرلینڈ) اور خاکسار بھی مکرم امیر صاحب کے ہمراہ تھے۔ مکرم سلیم شاہد صاحب صدر جماعت آئرلینڈ نے مکرم ڈاکٹر منعم صاحب کے گھر میں جماعتی اجلاس کا انتظام کیا جس میں سب احباب نے شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب نے ڈبلن میں بیت الذکر کے لئے موزوں جگہ تلاش کرنے کے لئے ہدایت فرمائی۔ بعض عمارات اس غرض کے لئے دیکھی بھی گئیں۔ مکرم امیر صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ اور مکرم ابراہیم نونن صاحب دو روز کے بعد واپس تشریف لے آئے جبکہ خاکسار نے دو روز اور قیام کیا اور اس دوران مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب کے گھر ایک ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی اور ایک روز ڈبلن سٹی سینٹر میں سٹال لگایا گیا۔

علاوہ ازیں مختلف اوقات میں درج ذیل احباب بھی آئرلینڈ میں دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لے جاتے رہے:

(1) مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن ایک سے زیادہ مرتبہ وہاں تشریف لے گئے اور متعدد تربیتی پروگراموں میں شرکت فرمائی۔

(2) مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب اپنی خدام کی دعوتی ٹیموں کے ساتھ کئی دفعہ تشریف لے گئے۔

(3) مکرم مظفر کلارک صاحب آف برمنگھم اور آپ کا بیٹا منصور کلارک دو ہفتے کے لئے وقف عارضی پر گالوے مرکز میں قیام پذیر رہے۔

22 ستمبر 2002ء کا تاریخی دن جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا کیونکہ اس روز جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس موقع پر مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو کے نے جماعت آئرلینڈ کو بالخصوص یہ ہدایت کی کہ جلد از جلد ڈبلن میں بیت کے لئے پلاٹ حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں تاکہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے ڈبلن میں ایک خوبصورت بیت کی تعمیر کی جائے۔ اس جلسہ کی کارروائی کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 31 مارچ 1989ء کے اس ایمان افروز خطبہ جمعہ کی ریکارڈنگ بھی سنائی گئی جو آپ نے گالوے مشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں ساری دنیا کی جماعتوں کو ہدایت فرمائی کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلے میں جو خصوصی لٹریچر شائع کیا گیا ہے اسے ساری دنیا میں پھیلا دیں اور ہر طبقے تک پہنچائیں۔

آئرلینڈ کی سرزمین اس لحاظ سے بہت بابرکت ہے کہ مختلف ممالک میں بسنے والے یہاں سے تعلق رکھنے والے بعض افراد کو عیسائیت ترک کر کے احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل چکی ہے بلکہ وہ افراد جماعت کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بھی پا رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا مختصر ذکر درج ذیل سطور میں کیا جاتا ہے۔

(1) مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب مربی سلسلہ (انچارج فرنچ ڈیسک) کی والدہ ایک مخلص احمدی آئرش خاتون ہیں جنہیں عیسائیت ترک کر کے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے ماریشس کے ایک مخلص احمدی دوست سے شادی کی اور پھر اپنے بیٹے کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب کئی زبانوں کے ماہر ہیں۔ قبل ازیں فرانس کے امیر و مشنری انچارج رہ چکے ہیں اور آج کل MTA میں فرنچ پروگراموں کی تیاری و تراجم کرنے میں اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔

(2) مکرم مظفر کلارک صاحب آف برمنگھم کی والدہ آئرش عیسائی تھیں۔ آپ نے کئی سال کی تحقیق کے بعد 1983ء میں عیسائیت ترک کر کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں آپ کئی سال قائد خدام الاحمدیہ برمنگھم اور پھر ریجنل صدر مڈلینڈ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضور انور کے ساتھ انگریزی ترجمہ قرآن کی دہرائی کے اہم کام میں بھی معاونت کرتے رہے۔ اسی طرح حضور انور کی کتاب Islam`s Response to Contemporary Issues کی تیاری میں بھی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی کئی دفعہ تقریر کر چکے ہیں۔

(3) مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب آپ والد اور والدہ دونوں طرف سے آئرش ہیں۔ عین نوجوانی میں پوری تحقیق کرنے کے بعد عیسائیت ترک کر کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی بھی توفیق پائی۔ صدر خدام الاحمدیہ یو کے کے اہم عہدہ پر بھی فائز رہے۔ اس وقت لندن میں تعلیم و تربیت بھی حاصل کرنے کے بعد مربی سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اس وقت آئرلینڈ کے مشنری انچارج ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئرلینڈ جماعت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے، 3.6 ملین آبادی پر مشتمل اس کیتھولک عیسائی ملک کو جلد از جلد دین کی آغوش میں لے آئے اور احمدیت کے ذریعہ دینی اور دنیاوی برکات سے نوازے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ دسمبر 2002ء۔ جنوری 2003ء)

دینی تعلیم کی رو سے قرآن پڑھنا اور پڑھانا ہم سب کا اولین فرض ہونا چاہئے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34743 میں ندیم احمد وسیم ولد چوہدری محمد شفیع قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد وسیم ولد چوہدری محمد شفیع گولیکی ضلع گجرات حال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 احمد ریحان ہاشمی وصیت نمبر 30024 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد شہزاد وصیت نمبر 32671

مسل نمبر 34745 میں عبدالمجید خان ولد عبدالحمید خان قوم پٹھان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ 4 مرلے واقع ڈیریانوالہ ضلع نارووال مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالمجید خان ولد عبدالحمید خان ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 احمد خان منگلا وصیت نمبر 20446 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید خان والد موصی

مسل نمبر 34746 میں مسرت ریاض زوجہ عبدالمجید خان قوم پٹھان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسرت ریاض زوجہ عبدالمجید خان ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 احمد خان منگلا وصیت نمبر 20446 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید خان وصیت نمبر 28742

مسل نمبر 34748 میں محمد ظہیر الدین خالد چٹھہ ولد محمد ریاض چٹھہ قوم جٹ چٹھہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ظہیر الدین چٹھہ ولد محمد ریاض چٹھہ سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 1 محمد ریاض چٹھہ والد موصی گواہ شد نمبر 2 احمد حسین رانا ولد اقبال احمد رانا سانگلہ ہل

مسل نمبر 34749 میں احمد حسین رانا ولد اقبال احمد رانا قوم راجپوت پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 58 سال بیعت 1967ء ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہومیو پیتھک لائبریری مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد حسین رانا ولد اقبال احمد رانا سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 32033 گواہ شد نمبر 2 محمد ریاض چٹھہ وصیت نمبر 25752

مسل نمبر 34750 میں شوکت جہاں زوجہ ندیم احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شوکت جہاں زوجہ ندیم احمد چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد چوہدری رحمت علی مرحوم چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد وصیت نمبر 32596

مسل نمبر 34752 میں عرفان الیاس ولد الیاس احمد قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

پریس کانفرنس

جلسہ سالانہ کے متعلق اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر خبریں شائع ہوئیں۔ جلسہ کے بعد O.G.Tv نے جلسہ کی کارروائی پر مشتمل آدھے گھنٹے کا ایک پروگرام دکھایا۔ مکرم امیر صاحب کے ساتھ ایک پریس کانفرنس بھی ہوئی جس میں ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی ویژن کے نمائندگان نے شرکت کی اور تقریباً دو گھنٹے تک مختلف سوالات ہوئے۔

نومبایعین کی شمولیت

امسال خصوصی طور پر کوشش کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ نومبایعین کو شامل کیا جائے۔ الحمدللہ کہ چار ہزار سے زائد نومبایعین نے شرکت کی۔ 28 دسمبر کو نومبایعین کا ایک اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مختلف قبائل کے لوگ شامل ہوئے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر امیر صاحب نے نصائح فرمائیں۔

چاڈ کے وفد کی شرکت

امسال جلسہ سالانہ میں جمہوریہ چاڈ کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ چاڈ کے صدر اور ایک نوجوان احمدی نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ جماعت احمدیہ چاڈ کے صدر صاحب نے بتایا کہ وہاں ہماری رجسٹریشن ہوچکی ہے نائیجیریا کے دور دراز علاقوں سے احمدی مردوں اور خواتین نے شرکت کی۔ بعض افراد 1600 کلومیٹر سے زائد کا سفر کرکے جلسہ میں شامل ہوئے۔ امسال نائیجیریا کی 36 سٹیٹس اور وفاقی دارالحکومت ابوجا میں 29 سٹیٹس سے احمدی مرد و خواتین نے جلسہ میں شرکت کی جن کی کل تعداد 27169 تھی۔ امسال کتب کی نمائش کے علاوہ بکسٹال کا بھی انتظام تھا جہاں لوگوں نے بڑی تعداد میں کتب خریدیں۔

اختتامی اجلاس

مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں اختتامی اجلاس ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم زیڈ ٹی ایوبا صاحب نے تقریر کی۔ اختتام پر مکرم امیر صاحب نے تمام سرکٹ کو دعوت الی اللہ پوزیشن بتائی اور نئے ٹارگٹ کو پورا کرنے اور دینی مہمات کو تیز کرنے کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ ٹرانسپورٹ کی مشکلات کے باوجود امسال 27 ہزار سے زائد احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ نائیجیریا کا بابرکت اختتام ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2003)

عراق

میسوپوٹامیا کی تہذیب کا گہوارہ عراق کی سلطنت 1921ء میں وجود میں آئی تھی۔ 1930ء تک یہ علاقہ برطانیہ کے زیر نگرانی رہا۔ 1985ء میں یہاں سے بادشاہت کا تختہ الٹ کر جمہوری نظام قائم کیا گیا۔ کویت سے سرحدی اختلاف کے سبب مارچ 1991ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے عراق سے جنگ کی اور ملک کی معیشت کو بھاری نقصان پہنچایا۔

جغرافیائی حیثیت عراق کے مشرق میں ایران، شمال میں ترکی، مغرب میں شام، اردن اور سعودی عرب، جنوب میں خلیج فارس، کویت اور سعودی عرب واقع ہیں۔ 4,34,924 مربع کلومیٹر پر پھیلے عراق کی آبادی 1985ء کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ایک کروڑ 35 لاکھ ہے۔

عراق کی آبادی کی تقسیم، زراعت اور معیشت پر ملک کے دو بڑے دریاؤں (دجلہ، فرات) اور ان کی معاون ندیوں کا بڑا اثر پڑا ہے۔

آب و ہوا جنوبی اور وسطی میدانوں میں گرمی کا موسم گرم خشک اور سردی کا موسم معتدل مرطوب رہتا ہے۔ موسم بہار اور موسم خزاں کی مدت مختصر ہوتی ہے۔ مئی اور جون کے مہینوں میں دن کا درجہ حرارت 47 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے اور رات میں درجہ حرارت گھٹ کر 25 ڈگری سنٹی گریڈ کے آس پاس رہ جاتا ہے جس کے سبب راتیں خوشگوار ہوتی ہیں۔

مذہب عراق کی 75 فیصد آبادی عربی نسل ہے۔ یہاں 55 فیصدی آبادی شیعہ اور 40 فیصدی سنی لوگوں کی ہے۔

قومی زبان عراق کی قومی زبان عربی ہے۔ دوسری زبانوں میں کردی، اسیریائی، آرمینیائی اہم ہیں۔ شرح خواندگی 70 فیصد ہے۔

کاشت اور فصلیں ملک کے شمالی علاقوں میں گیہوں، جو، جئی، چارہ، تمباکو، ترش پھل، انجیر زیتون کی کاشت کی جاتی ہے۔ جنوبی علاقوں میں جہاں بارش نسبتاً کم ہے اور سینچائی کا بندوبست ہے وہاں چاول، جو، دالیں، کھجور کے باغیچے کافی رقبے پر ہیں۔

دوسری فصلوں میں مکا، تلہن، سرسوں، تمباکو اور سبزیاں قابل ذکر ہیں۔ دنیا کی 80 فیصد کھجور عراق میں پیدا ہوتی ہے۔ کھجور کا پیڑ گرم، خشک، ریتلی اور کھاری دریائی مٹی میں بہتر طریقے سے پروان چڑھتا ہے اور زیادہ پیداوار دیتا ہے۔

معیشت عراق کی معیشت کا دارومدار پٹرولیم اور قدرتی گیس پر ہے۔ پٹرولیم کے ذخائر کرکک، رومیلہ اور دجلہ فرات دریاؤں کی وادیوں میں ہیں۔ کرکک کے جنوب مشرق میں کفری کے مقام پر کوئلہ، نمک اور جپسم نکالا جاتا ہے۔ ملک کے مغربی علاقوں میں فاسفیٹ اور گندھک کے ذخائر ہیں۔ کھجور کو ڈبوں میں بند کرنا، کھجور سے شراب تیار کرنا، کاغذ، سگریٹ، سگار، بجلی کا سامان، فرنیچر، چمڑے کا سامان، جوتے، کپڑے بنانا بھی عراق کی اہم صنعتیں ہیں۔ بغداد، بصرہ، موصل اور کرکک ملک کے بڑے صنعتی مراکز ہیں۔

راجدھانی عراق کا دارالخلافہ بغداد ایک قدیم شہر ہے جس کی آبادی 30 لاکھ ہے۔ دریائے دجلہ کے کنارے آباد یہ شہر عباسیوں کے دور میں خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں پہلی مرتبہ دارالخلافہ بنایا گیا تھا۔ جس میں علم کو فروغ دینے کے لئے دارالحکمہ بھی قائم کیا گیا تھا۔ خلیفہ المامون نے اس کو علم و ہنر کا مرکز بنا دیا تھا جس میں دنیا بھر کے ماہرین کو جمع کر کے علوم، فلسفہ، مذہب، لٹریچر، جغرافیہ، فلکیات کو فروغ ملا تھا۔ بغداد کی آبادی تقریباً تیس لاکھ ہے۔ بصرہ عراق کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی تقریباً چار لاکھ ہے۔ پٹرولیم، قدرتی گیس، کھجور، اونی و سوتی کپڑے، اون، کھالیں اور چمڑے کا سامان بصرہ بندرگاہ سے برآمد کیا جاتا ہے۔ موصل عراق کا تیسرا بڑا شہر ہے جس کی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے۔ شمال میں واقع موصل شہر کردستان اسیریا اور جبل سنجار کے علاقوں کا اہم ترین تجارتی، ثقافتی، صنعتی اور انتظامی شہر ہے۔ دیگر شہروں میں کربلا، ہلال، نجف، اربل اور نصیریا قابل ذکر ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تربیتی پروگرام خدام الاحمدیہ ربوہ

☆ حلقہ دارالشکر 26 تا 28 دسمبر 2002ء کیمپنگ کی گئی۔ اختتامی تقریب 31 دسمبر کو ہوئی مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تھے۔ کل حاضری 200۔

☆ حلقہ جدید کوارٹرز دارالنصر غربی 3 تا 5 جنوری 2003ء۔ افتتاح مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر نے کیا اور اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے کل حاضری 70 رہی۔

☆ اقامۃ الظفر وقف جدید ہوسٹل 29 تا 31 جنوری اختتامی تقریب کے مہمان مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ سو فیصد خدام حاضر تھے۔

☆ دارالاکرام ہوسٹل 4 تا 6 فروری 2003ء اختتامی تقریب کے مہمان مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ سب خدام حاضر تھے۔

☆ حلقہ طاہر ہوسٹل 12 تا 14 مارچ اختتامی تقریب کے مہمان مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل تھے کل حاضری 97 رہی۔

مکرم شمس الحق خان صاحب کی وفات

مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم شمس الحق خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب آف کوئٹہ حال لاہور مورخہ 27 مارچ 2003ء بروز جمعرات مختصر علالت کے بعد بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ اگلے روز بروز جمعۃ المبارک آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ آپ ایک تجربہ کار صحافی تھے۔ آپ کی صحافتی زندگی کا آغاز مختلف اخبارات کے نمائندہ کی حیثیت سے ہوا۔ جن میں "ملت" دی ٹائمز آف کراچی۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ شامل ہیں۔ 1957ء میں آپ باقاعدہ روزنامہ "ڈان" سے منسلک ہو گئے۔ اور کوئٹہ میں بحیثیت بیورو چیف خدمات انجام دیتے رہے۔ 1992ء کو آپ کا تبادلہ لاہور ہو گیا۔ تادم وفات کام کرتے رہے۔ آپ کوئٹہ پریس کلب کے بانی ممبر تھے نیز آپ بلوچستان یونین آف جرنلسٹ کے صدر بھی رہے۔ روزنامہ ڈان نے وفات اور تعزیت کی خبریں بھی شائع کی ہیں۔ آپ کی وفات پر پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹ اور ڈان کے سٹاف نے اظہار تعزیت کیا ہے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں سب سے چھوٹا بیٹا غیر شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 7۔ اپریل 2003ء

12.10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز کلاس
2-00 a.m مجلس عرفان
3-05 a.m مشاعرہ
3-55 a.m لجنہ ملاقات
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کلاس
6-20 a.m مجلس سوال و جواب
7-25 a.m کوئز
8-20 a.m اردو کلاس
9-30 a.m چائنیز پروگرام
10-00 a.m فرانسیسی سروس
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m چائنیز پروگرام
1-10 p.m اردو تقریر
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-55 p.m کوئز
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m فرانسیسی سروس
9-05 p.m فرانسیسی ملاقات 31-3-2003
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 6۔

پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرفان الیاس ولد الیاس احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 کرامت اللہ ولد چوہدری شمشیر علی اسلام آباد

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	5-اپریل	زوال آفتاب	12-11
ہفتہ	5-اپریل	غروب آفتاب	6-33
اتوار	6-اپریل	طلوع فجر	4-25
اتوار	6-اپریل	طلوع آفتاب	5-49

جارحیت کا منہ توڑ جواب دینگے

وزیراعظم ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان ایک آزاد اور خودمختار ملک ہے اگر کسی نے حملہ کرنے میں پہل کی تو اسے جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ ہم اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں پاکستانی قوم اور افواج اپنے دفاع کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی وزیرخارجہ یشونت سنہا کو واپس وزارت خزانہ میں جانا چاہئے۔ انہیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وزارت خارجہ میں مختلف امور پر کیا کہنا ہے۔ عراقی جنگ کے طویل ہونے کے متعلق ایک سوال کے جواب پر وزیراعظم نے کہا کہ ہمارا شروع سے یہ مؤقف ہے کہ جنگ نہیں ہونی چاہئے۔ اس لئے ہم نے اس جنگ کی حمایت نہیں کی۔ اسے فوری بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پوری دنیا کیلئے اس جنگ کی حمایت کرنا مشکل تھا۔ عراقی لیڈروں نے اپنے فیصلے خود کئے ہمارا ان پر کوئی کنٹرول نہیں لیکن ہمیں عوام سے ہمدردی ہے۔

بش کا کویت اور قطر کے سربراہان سے رابطہ

امریکہ کے صدر بش کویت اور قطر کے سربراہان سے عراق کے خلاف جنگ کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ کویت کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق صدر بش نے کویت کے امیر شیخ جابر احمد الصباح سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا اور عراق کی جانب سے کویت پر میزائل سے حملوں کی مذمت کی۔ صدر بش نے قطر کے امیر شیخ حماد سے بھی ٹیلیفون پر گفتگو کی اور عراق کے خلاف جنگ کی صورتحال پر بات چیت کی۔

دہشت گردی اور تحریک آزادی میں فرق رکھا جائے

پاکستان نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ دہشت گردی اور غیرملکی قبضہ کے خلاف تحریک آزادی میں امتیاز قائم کیا جائے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی انسداد دہشت گردی کے بارے میں ایڈہاک کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے سربراہ نے کہا کہ ایسی ریاستیں جو حق خود ارادیت کی جدوجہد کرنے والی عوام کے خلاف ریاستی دہشت گردی میں ملوث ہیں وہ عوام کی تحریک آزادی کو دہشت گردی کے نام سے موسوم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا پاکستان دہشت گردی کے خلاف اتحاد میں فرنٹ سٹیٹ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اور مختلف دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائیوں کا عالمی برادری نے بھی اعتراف کیا ہے۔

امریکہ اور اتحادیوں میں اختلافات

عراق میں جنگ ختم ہونے کے بعد تیل کی ممکنہ برآمد اور حاصل ہونے والے منافع کے استعمال پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں واشنگٹن پوسٹ کے مطابق امریکہ زور دے رہا ہے کہ جنگ کے بعد عراق تیل سے حاصل ہونے والا منافع واشنگٹن کی زیرنگرانی عراق کی تعمیر نو کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن انڈسٹری کے ماہرین اور سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ یہ مؤقف امریکہ اور اس کے اتحادیوں میں تنازعہ پیدا کر چکا ہے۔

شارجہ کپ میں پاکستان کی جیت

شارجہ کپ کے پہلے میچ میں پاکستان نے زمبابوے کو 68 رنز سے ہرا کر بونس پوائنٹ بھی حاصل کر لیا۔ راشد لطیف کی قیادت میں نئی قومی ٹیم میں دو کھلاڑیوں محمد حفیظ اور عمر گل نے اپنے انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا۔ اور پاکستان نے 278 رنز بنائے جواب میں زمبابوے 210 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ عبدالرزاق شاندار بیٹنگ پر مین آف دی میچ قرار پائے۔

ضلعی حکومتوں کے نظام کو کوئی خطرہ نہیں

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا نظام اور قانون ساز ادارے جمہوری عمل کے نتیجے میں معرض وجود میں آئے ہیں۔ دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں بہترین ورکنگ ریلیشن شپ اور عوامی خدمت کے فریضے کو سرانجام دیتا ہے۔

ہوائی سفر کی معلومات اور بارعایت ٹکٹوں کی خریداری اور ریکنفرمیشن کی سہولت اب ربوہ میں
نیز
اندرون ملک سفر کے لئے
ٹکٹوں کا سٹاک ہمہ وقت
موجود ہے
SABINA
TRAVELSCONSULTANT
Govt. Licence No :- ID-541
6/13 یادگار روڈ ربوہ بالمقابل دفتر انصاراللہ پاکستان
فون: 04524-211211 فیکس: 04524-215211
http://www.airbomeservices.com

کی مفید اور مجرب دوا
جس کے لگاتار استعمال کیا تحمد اللہ کے فضل سے شفاء ہو جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

خبریں — امریکہ اور عراق جنگ

اتحادی فوج نے بغداد شہر کے باہر داخلی راستوں پر شدید بمباری کی اور ری پبلکن گارڈز کے ٹینکوں اور فوجی گاڑیوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ زمینی فوج نے بھی بغداد کی طرف پیش قدمی کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب وہ بغداد ائرپورٹ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ اتحادی حملوں کے نتیجے میں بغداد شہر کی بجلی کی رو میں تعطل آ گیا۔ بصرہ ناصریہ اور کربلا سے بھی شدید لڑائی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ عراق نے اتحادیوں کے دعووں کو جھوٹ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دارالحکومت کے ہر گلی کوچے میں حملہ آور فوجوں کو شدید ترین مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عراقی فوج کے ایک ترجمان نے امریکہ کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے کہ اس کی فوجوں نے عراقی فوج کے بغداد ڈویژن کو تباہ کر دیا ہے ترجمان نے کہا کہ بغداد ڈویژن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہمارے فوجیوں کے حوصلے بلند ہیں۔ بغداد ڈویژن دشمن سے مقابلے اور اسے تباہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہے۔

عراق کے خلاف جنگ تیسرے ہفتے میں داخل ہو گئی ہے۔ اتحادیوں کو پہلے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ عراقی دعوے کے مطابق پوری امریکی بریگیڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اعتراف کیا ہے کہ عراق پر امریکی حملہ رکوانے میں ناکام رہے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق کوفی عنان نے عراق میں امریکی بمباری کے دوران سویلین افراد کی ہلاکتوں پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس جنگ میں تباہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ جنگ کے مشرق وسطیٰ کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ پر بھی منفی اثرات پڑیں گے۔ کوفی عنان نے امریکہ اور عراق دونوں سے اپیل کی کہ وہ انسانیت کی خاطر جنگ بند کر دیں۔

امریکی وزیرخارجہ کولن پاول نے ترکی کے دورے کے بعد برسلز پہنچ کر کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ دونوں کے کمانڈر عراق کو مبینہ طور پر محفوظ بنانے اور وسیع پیمانے پر تباہی کے ہتھیار تباہ کرنے اور عراقی افواج کو غیرمسلح بنانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ بی بی سی کے مطابق پاول نے برسلز میں مختلف رہنماؤں کے ساتھ 20 ملاقاتیں کیں جن میں روس، یورپی یونین نیٹو کے وزراء بھی شامل تھے ان ملاقاتوں کا مقصد عراق کے مستقبل کے بارے میں یورپی ممالک کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس کے لئے اقوام متحدہ کی ایک نئی قرارداد پاس ہونی چاہئے لیکن فرانس روس اور عراق اب بھی کسی ایسے اقدام کی مخالفت کر رہے ہیں جس سے عراق پر امریکہ اور برطانیہ کے حملے جائز قرار دیئے جا سکتے ہوں یہ ممالک چاہتے ہیں کہ عراق کے مستقبل میں امریکہ کی بجائے اقوام متحدہ کا واضح کردار ہو۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29